رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ

فاروق

قادیان

اخبار پندرہ روزہ

سرپرستان۔ سماوین۔ عالم۔ علماء ستشاہی
عنم / ۵ / للعمر / ۳ / ع

انتباہ بابہ چھپوانے آرڈر

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ صفر ۱۳۵۶ھ مطابق ۷ مئی ۱۹۳۷ء | نمبر ۵

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سندھ میں رونق افروز ہیں۔ اور بخیریت ہیں۔

(۲) درخواست دعا۔ میری اہلیہ کو تا حال صحت نہیں ہوئی۔ بظاہر ۱۰ فی صدی آرام معلوم ہوتا ہے۔ مگر تسلی بخش حالت نہیں ہے۔ احباب للہ انکی صحت اور زندگی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر مستحق ثواب ہوں۔

(۳) افسوس کہ فاروق کے جس قدر وی پی کئے گئے تھے۔ وہ سَو میں سے تیس وصول ہوئے۔ اور ستر خریداروں نے بلاوجہ معقول واپس کر دیئے۔ جس سے اشاعت میں بھی کمی ہو گئی اور وی پی کے محصول ڈاک کا بھی بہت نقصان ہوا۔ اور ناحق بجائے امداد کے الٹا نقصان پہنچایا۔ کیا میں اپنے دوستوں سے یہ امید رکھوں۔ کہ وہ فاروق کی خریداری بڑھا کر تلافی کر دیں گے۔ اور بقایا داران اپنا اپنا چندہ ارسال فرما کر امداد کا ثواب لیں گے؟

ریزرو فنڈ پچیس لاکھ

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ انجمنیں اپنے ذمہ کچھ نہ کچھ رقم مقرر کرلیں۔ کہ وہ اس قدر رقم ریزرو فنڈ میں جمع کرانے کی کوشش کریں گی۔ اسکی تعمیل میں میری تحریک مطبوعہ الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۳۶ء میں احباب سے وعدے طلب کئے گئے تھے۔ مگر اس کے جواب میں کم جماعتوں نے وعدے بھیجے ہیں۔ اور کوشش کی رفتار میں بھی سستی پیدا ہو رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا کارکنان و نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ احباب جماعت سے مشورہ کرنے کے بعد ایک رقم اپنے ذمہ مقرر کر کے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا ان سے موعودہ رقموں کی امید رکھی جائے۔

(فرزند علی عفی عنہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک قرضہ ساٹھ ہزار

اس سے قبل یہ بات شائع کی جا چکی ہے۔ کہ مندرجہ بالا تحریک میں جو روپیہ قرض لیا گیا تھا۔ وہ قریباً سب کا سب واپس کیا جا چکا ہے۔ اب پھر اطلاع عام کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی ایسے دوست ہوں۔ جن کو ان کا روپیہ واپس نہ ملا ہو۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اصل رسید بھیج کر روپیہ منگوا لیں۔ میرے ریکارڈ کے مطابق صرف دو دوستوں کی رقم بمقدار تین سو روپیہ ہمارے ذمہ واجب الادا ہے۔ مگر باوجودیکہ کئی دفعہ ان کو لکھا گیا ہے۔ اور اخبار میں بھی اعلان کیا گیا ہے۔ ان کی طرف سے رسید کے بھیجنے اور روپیہ واپس لینے میں کوتاہی کی جا رہی ہے۔ لہذا اب یہ اعلان آخری دفعہ کیا جاتا ہے۔ کہ آج سے پندرہ روز کے اندر جس کسی دوست کا دعویٰ ہو۔ کہ ان کا روپیہ اس تحریک میں باقی ہے۔ وہ اس روپیہ کا اس میعاد کے اندر اندر مطالبہ کر لیں۔ ورنہ اس تحریک کے حسابات بند کر کے تمام کاغذات داخل دفتر کر دیئے جائیں گے۔ اور پھر کسی دوست کو حق باقی نہیں رہے گا۔ کہ وہ روپیہ طلب کریں۔

اس اعلان کی ضرورت اس لئے بھی ہے۔ کہ بعض دوستوں نے روپیہ واپس لیتے وقت یہ عذر کیا۔ کہ ہم سے اصل رسید گم ہو گئی ہے۔ آئندہ اگر ایسے دوستوں کو گم شدہ رسیدیں مل جائیں۔ تو ان پر روپیہ ملنے کا حق تسلیم نہیں کیا جائیگا۔ ۳/۵/۳۷

فرزند علی عفی عنہ

اضافہ شرح چندہ

کیا آپ نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی فرمائی ہوئی تجویز کے مطابق تین سال کے لئے اپنے چندہ عام میں یا حصہ آمد میں اضافہ کیا ہے؟ کیا ہے تو کس قدر اور کس تاریخ سے؟ ملاحظہ ہو الفضل مجریہ ۱۳/۴/۳۷

فرزند علی عفی عنہ

رسول اللہ کی شان میں گاندھی جی کا خراج عقیدت

(از للہ شیام سندر صاحب مدیر "الماس")

اسلام اپنے شاندار دور میں تمام دنیا کا ممدوح تھا۔ اس وقت جبکہ مغربی دنیا قعر ظلمت میں غرق تھی۔ افق مشرق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا۔ جس سے بے چین دنیا کو روشنی اور تسکین نصیب ہوئی۔ اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے۔ ہندوؤں کو بھی اس کا اسی طرح مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جس طرح میں نے کیا ہے۔ اور وہ بھی میری طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔

جب میں آنحضرتؐ کی سیرت پاک کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ کتاب کی آخری جلد ختم ہو گئی۔ کہ اس مہتمم بالشان ہستی کے حالات اور طویل کیوں نہ ہو گئے۔ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ اس زمانہ میں اسلام دنیا میں تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ بلکہ اس کی قبولیت کا باعث آنحضرت کی انتہائی سادگی۔ بے نفسی۔ وعدہ ایفائی بے خوفی۔ متقدین اپنے دوستوں سے محبت اور اپنے خدا پر پورا اعتماد تھا۔ تلوار کا زور نہیں۔ یہ اسباب تھے۔ جو تمام رکاوٹوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گئے۔ اور تمام مشکلات پر غالب آ گئے۔

مجھ سے کسی نے کہا تھا۔ کہ جنوبی افریقہ میں جو یورپین آباد ہیں۔ وہ اسلام کی تبلیغ سے لرز رہے ہیں۔ اسی اسلام سے جس نے سپین کو تہذیب عطا کی۔ وہی اسلام جس نے مراکو میں ضیا پھیلائی۔ اور دنیا کو اخوت مساوات کا سبق دیا تھا۔ جنوبی افریقہ کے یورپین اسلام سے اس لئے خوف زدہ تھے۔ اگر افریقہ کے دیسی باشندوں نے اس دین کو قبول کر لیا۔ تو وہ سفید قوموں سے مساوات طلب کریں گے۔ انہیں ڈرنے دیجئے۔ اگر اخوت اور برادری گناہ ہے۔ اگرچہ وہ اس امر سے پریشان ہیں۔ کہ نسلی امتیاز قائم نہ رہ سکے گا۔[۴]

اکسیر حیات

امرت بوٹی

امرت بوٹی ہر شخص کے لئے ایک نئی زندگی اور نئی طاقت و کامیابی کا زندہ پیغام ہے۔ بیرسٹروں ججوں۔ وکیلوں۔ طالب علموں۔ کلرکوں کے لئے حیات بخش ہے۔ غلط کار نوجوانوں۔ جریان کثرت احتلام۔ کمی باہ کا تریاق ہے۔ بے زبان عورتوں کی بے قاعدگی۔ ایام ماہواری۔ سفید رطوبت۔ بے اولادی کے لئے اکسیر اعظم ہے تازہ خون پیدا کرنا۔ اور جسم کا وزن بڑھا دینا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ہر موسم میں ہر عمر والے انسان کے لئے کامیاب ہے۔ قیمت ۵۰ گولی عہ۔

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

تندرستی

تندرست دانتوں اور مضبوط مسوڑوں پر منحصر ہے

پائیرس ٹوتھ پوڈر ۱

دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر وہ جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں۔ ان کو اپنی جگہ پر جما دیتا ہے۔ منہ سے بدبو آنے کو روکتا ہے۔ پائیریا کے جراثیم اس سے مر جاتے ہیں۔ سرد گرم پانی اگر دانتوں میں درد کرتا ہو تو اس سے آرام آ جاتا ہے

پائیرس پوڈر ۲

دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا دیتا ہے۔ خوشبودار ہے۔ دانتوں کی میل کو کاٹ کر مضبوط کرتا ہے۔ قیمت ہر دو پوڈر ۱۲

منیجر احمدیہ یونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی (پنجاب)

تحریک قرضہ ایک لاکھ

کیا آپ نے مندرجہ بالا تحریک میں حصہ لیا ہے۔ تفاصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۳۶ء اور ۱۳ اپریل ۳۷ء۔

فرزند علی عفی عنہ

[۴] تو ان کا خوف بجا ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اگر ایک زولو عیسائی ہو جاتا ہے۔ تو سفید رنگ عیسائیوں کے مساوی نہیں ہو سکتا۔ لیکن وہ اسلام قبول کرتے ہی وہ اسی پیالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہریہ مشن

ہستی باری تعالےٰ

(۵)

پانچویں دلیل۔ پانچویں دلیل ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت میں قرآن مجید ان لفظوں میں بیان فرماتا ہے۔ لا یعلم الغیب الا اللہ۔ یعنی علم غیب ایک ایسا علم ہے۔ جو دنیا میں کسی انسان کو معلوم نہیں۔ اور آئندہ ہونے والے واقعات سے روئے زمین پر کوئی شخص واقف نہیں۔ اور واقعہ میں اگر انسان غور کرے۔ تو اسی نتیجہ پر پہنچے گا۔ کہ جو باتیں ابھی ظہور میں نہیں آئیں۔ ان سے کوئی شخص آگاہ نہیں۔ اور انسان تو یہ بھی نہیں جانتا۔ کہ کل کیا ہونے والا ہے۔ اور پرسوں اس پر کیا مصیبت پڑنے والی ہے۔ غرض آئندہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ اور مستقبل کے واقعات کسی کو معلوم نہیں۔ لیکن باوجود اس کے پھر ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ جن راستبازوں نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور خدا کی طرف سے آنے کے مدعی ہوئے۔ وہ بعض خبریں قبل از وقت دیتے رہے۔ اور وہ واقعہ کے مطابق پوری بھی ہوتی رہیں۔ حالانکہ یہ مسلمہ امر ہے۔ کہ کوئی انسان آئندہ کی خبریں معلوم نہیں کر سکتا۔ تو اب ہم نبیوں کے معاملہ میں غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ وہ بھی ہم جیسے انسان تھے۔ وہ بھی آئندہ کے واقعات سے ہماری طرح محض لاعلم تھے۔ لیکن یہ جو غیب کی بہت سی اہم خبریں قبل از وقت وہ دنیا پر ظاہر کرتے رہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بکل شی ء علیم ہستی ہے۔ جو انہیں خاص طور پر ان پیش آنیوالے واقعات سے مطلع کرتی رہی ہے۔ اس بات کو قرآن حکیم اس طرح پر بیان فرماتا ہے۔ لا یظہر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی نبیوں اور رسولوں پر جو غیب کی خبریں منکشف ہوتی ہیں۔ یہ ان کی ذاتی خوبی نہیں۔ بلکہ ایک وراء الورٰی ہستی ہے۔ جو ان کو قبل از وقت واقعات سے مطلع کرتی ہے۔ غرض نبیوں کا پیشگوئیاں شائع کرنا۔ اور بڑے بڑے اہم واقعات کا قبل از وقت بیان کر دینا۔ اور پھر وقت پر ان باتوں کا پورا ہو جانا خدا تعالےٰ کی ہستی کی ایک بڑی زبردست دلیل ہے۔

دیکھو حضرت موسیٰؑ کے ذریعہ ایک پیشگوئی شائع کی جاتی ہے۔ کہ میں تیرے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور ٹھیک دو ہزار برس بعد یہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اور اس بات پر مہر لگاتی ہے۔ کہ حضرت موسےٰؑ کا تعلق یقیناً ایک ایسی ہستی سے تھا۔ جو عالم الغیب ہے۔ پھر حضرت عیسےٰؑ کا فرمانا مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اپنے وقت پر کس وضاحت سے پورا ہوا۔ اور پیشگوئی کے پورا ہونے نے ایک ثبوت قائم کر دیا۔ کہ مسیح ناصریؑ کا ایک وراء الورٰی وجود سے تعلق تھا۔ اور اسی نے انہیں آئندہ ہونیوالے واقعات سے مطلع کیا۔ پھر رسول کریمؐ نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور آپ نے سینکڑوں باتیں قبل از وقت دنیا پر ظاہر کیں۔ اور وہ اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ الم غلبت الروم کا ملاحظہ کرو۔ پھر دجال یاجوج ماجوج کی پیشگوئیاں آج ہمارے سامنے پوری ہو رہی ہیں۔ اور دجال کا گدھا تیرہ سو برس کے بعد ہمارے زمانہ میں نمودار ہوتا ہے۔ پھر کتابوں کا پھیلنا دریاؤں کا پھاڑا جانا اونٹوں کا بیکار ہونا۔ مسیح و مہدی کا آنا۔ دجال کا قتل ہونا۔ صلیب کا دلائل سے توڑا جانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ جو ہماری آنکھوں نے دیکھی ہیں۔ اور یہ سب کی سب پکار پکار کر عالم الغیب کی ذات بابرکات کا پتہ دے رہی ہیں۔ پھر اس زمانہ میں ایک صادق منصب نبوت و رسالت پر مبعوث ہو کر صدہا نہاں در نہاں باتوں سے دنیا کو آگاہ کرتا ہے۔ اور ایسے ایسے عظیم الشان اور عجیب واقعات کی اطلاع دیتا ہے۔ کہ بظاہر وہ ناممکن معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن تھوڑا زمانہ گذرنے نہیں پاتا۔ کہ وہ باتیں منصۂ ظہور میں آجاتی ہیں۔ دیکھو ابھی کل کی بات ہے۔ کہ اس نے پنڈت لیکھرام کو کہا۔ کہ سید الورٰی خیر الرسل کے حق میں بدزبانی مت کر۔ کہ اس کا انجام خراب ہے۔ مگر پنڈت لیکھرام باز نہ آیا۔ اس پر اس صادق نے کہا۔ ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّانِ محمدؐ

پھر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ لیکھرام کا کیا انجام ہوا۔ پھر جب بنگالہ تقسیم ہوا۔ اور بنگالی شور مچا کر ایجیٹیشن پھیلا کر تھک کر بیٹھ رہے۔ اور انگلستان کے بڑے بڑے مدبرین نے قطعی رائے دے دی۔ کہ اب یہ تقسیم کبھی منسوخ نہیں ہو سکتی۔ اس وقت اس نے الہام پا کر اعلان کیا۔ کہ تقسیم بنگالہ منسوخ ہو کر بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔ گو کسی کو یقین نہ آیا۔ اور ہنسی کرنے والوں نے ہنسی کی۔ مگر ۱۹۱۲ء میں ہمارا زمینی بادشاہ انگلینڈ سے چل کر دہلی آیا۔ اور وہاں تقسیم بنگالہ موقوف کر کے ہمارے آسمانی بادشاہ کے کلام کی تصدیق کی۔ کیا یہ حیرت انگیز واقعہ اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ مسیح موعود کا ایک ایسی ہستی سے تعلق تھا۔ جو علیم و حکیم اور قادر مقتدر ہستی ہے۔

چھٹی دلیل۔ ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت میں چھٹی دلیل اللہ تعالےٰ خانہ کعبہ کے وجود کو پیش کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیامًا للناس والشہر والحرام والھدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والقلائد ذالك لتعلموا ان الله يعلم الآية۔ یعنی دنیا میں بہت سے بادشاہ ہیں۔ بڑے بڑے قلعے بنواتے ہیں۔ اور آسمان سے باتیں کرنیوالی عمارتیں تیار کرواتے ہیں۔ لیکن ایک وقت کے بعد وہ قلعے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ وہ عمارتیں ویران ہو جاتی ہیں۔ اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں رہتا۔ اسکی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ بادشاہ اپنے وقت میں بیشک بڑی قوت اور شوکت رکھتے تھے۔ لیکن جب موت نے ان کو اس دنیا سے باہر کر دیا۔ پھر اس کارخانہ میں ان کا کوئی دخل باقی نہ رہا۔ لیکن اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں ایک چھوٹا سا مکان مکہ میں بناتا ہوں۔ وہ ہمیشہ آباد رہیگا۔ اور اس مقام پر کبھی ویرانی دخل نہ پا سکے گی۔ وہ مکان لوگوں کے لئے امن کا موجب ہوگا۔ لوگ دنیا کے کناروں سے قربانیاں گذرانے وہاں آئیں گے۔ اور وہاں پر ہمیشہ حج ہوتا رہیگا۔ اور وہ دینی مرکز بن جاویگا۔ اب دیکھو اس وعدہ کو تیرہ سو برس ہونے کو آئے۔ اور ہمارے سامنے سینکڑوں قلعے اور عظیم الشان فلک نما عمارتیں زمین کا پیوند ہو گئیں۔ بیسیوں بڑی بڑی سلطنتیں تباہ ہو گئیں۔ اور دنیا پر بڑے بڑے انقلاب آئے۔ مگر مکہ کا وہ معمولی سا مکان اپنی اسی شان و شوکت کے ساتھ قائم ہے لوگوں کے لئے امن کا موجب بنا ہوا ہے۔ دیکھو آج موجودہ جنگ میں ٹرکی کے ماتحت ہونے کی وجہ سے شام اور عراق اور قسطنطنیہ سخت خطرہ میں ہیں۔ اور وہاں کے لوگ آئندہ آنیوالے حوادث سے پریشان ہو رہے ہیں۔ مگر ملک عرب اور مکہ معظمہ ایک ایسا مقام ہے۔ جہاں کے رہنے والوں کو اس جنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔ غرض مکہ معظمہ کی یہ خصوصیت اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں کا وہاں ہر سال دیوانہ وار دوڑتے ہوئے جانا اور بیت اللہ کا یہ اعزاز و احترام اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اس کا بنانے والا غیر فانی ہے۔ اور آگے فرمایا۔ لتعلموا ان اللہ یعلم۔ یعنی بیت اللہ کا وجود جس طرح دلالت کرتا ہے۔ کہ اس کا بانی ازلی ابدی اور قادر مقتدر ہے۔ جو اپنے بنائے ہوئے مکان کی حفاظت اپنی بے نظیر قدرت سے کرتا ہے اسی طرح وہ بکل شیء علیم بھی ہے۔ غرض خانہ کعبہ کا وجود بھی اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایک برہان ہے۔

ساتویں دلیل۔ ساتویں دلیل اللہ تعالےٰ نے اپنی ہستی کے منوانے کے لئے قرآن مجید میں یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ میں یہ کتاب یعنی قرآن مجید نازل کرتا ہوں۔ اور یہ کتاب کیا بلحاظ فصاحت و بلاغت اور کیا بلحاظ اپنی معنوی خوبیوں کے ایسی بے مثل ہے۔ کہ اسکی نظیر کوئی نہیں بنا سکتا۔ اور اگر کسی میں طاقت ہے۔ تو وہ آزما دیکھے۔ پھر زور دیکر فرمایا کہ اگر دنیا کے جن و انس اگلے اور پچھلے عالم اور جاہل مل کر بھی اس پایہ کی کتاب بنانا چاہیں۔ تو بھی نہیں بنا سکتے۔ اور یہ بات دلیل ہے اس امر کی کہ یہ کتاب کسی انسان کی نہیں۔ کیونکہ اگر کسی انسان کی تصنیف ہوتی۔ تو اور بہت سے انسان ایسی تصنیف کر سکتے۔ لیکن جب کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ اسکی مثل لانے پر قادر نہیں۔ اس لئے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ یہ انسانی فعل نہیں بلکہ کسی وراء الوریٰ ہستی کا ہے۔ جو تمام انسانوں سے زیادہ قادر اور علیم و حکیم ہے۔ اور اسی کو دوسرے لفظوں میں مسلمان خدا کہتے ہیں۔ غرض قرآن کا بے مثل ہونا اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک بڑا زبردست ثبوت ہے۔

آٹھویں دلیل:۔ دنیا میں جس قدر چیزیں ہم کو نظر آتی ہیں۔ اصل میں ان کی ذات ہم نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ صفات کو دیکھتے ہیں۔ مثلاً ہماری آنکھوں کے سامنے ایک درخت ہے۔ اور ہم اسے دیکھ رہے ہیں۔ تو اسکی ذات کو نہیں دیکھتے۔ بلکہ کچھ صفتوں کو دیکھ رہے ہیں۔ مثلاً اس کا طول و عرض نظر آتا ہے اور طول و عرض صفات میں سے ہے نہ کہ ذات سے۔ پھر اس کا رنگ دیکھتے ہیں۔ اور وہ صفت ہے نہ کہ ذات۔ پھر ہاتھ لگا کر اسکی سختی نرمی معلوم کرتے ہیں۔ تو وہ بھی ذات نہیں۔ بلکہ صفات ہیں۔ پھر اس کا میوہ کھاتے ہیں۔ تو اسکی ذات نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ مزا محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ بات صاف ظاہر ہے۔ کہ مزیدار ہونا میوہ کی ایک صفت ہے۔ نہ کہ ذات۔ غرض جمادات۔ نباتات۔ حیوانات ان تمام قسموں میں سے ہم جب کوئی چیز دیکھتے ہیں۔ تو اسکی ذات ہمیں نظر نہیں آتی۔ بلکہ صفات ہی صفات دیکھتے ہیں۔ طول۔ عرض۔ رنگ۔ سختی۔ نرمی۔ مزہ وغیرہ یہی باتیں ہم کو نظر آتی ہیں۔ اس لئے یہ مطالبہ کرنا۔ کہ خدا کی ذات ہمیں دکھا دو۔ ایک بیہودہ مطالبہ ہے۔ کیونکہ ذات تو کسی چیز کی بھی نظر نہیں آتی۔ سب چیزوں کو ان کی صفات کے ذریعہ ہم پہچان سکتے ہیں۔ اسی طرح ہم بھی خدا تعالےٰ کو اسکی صفات دیکھ کر تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس دنیا میں رحمانیت ہو رہی ہے۔ اور بہت سی چیزیں ہمیں بغیر ہماری محنت کے بے مانگے مل رہی ہیں۔ مثلاً سورج۔ چاند۔ ہوا۔ پانی وغیرہ یہ سب کچھ نعمتیں ہمیں بے محنت کے ملی ہیں۔ اور اسی کا نام رحمانیت ہے۔ سو جب ہم رحمانیت کی صفت دنیا میں دیکھتے ہیں۔ تو اس کا موصوف بھی ماننا پڑے گا۔ کیونکہ کوئی صفت بغیر موصوف کے نہیں ہوتی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں ربوبیت ہو رہی ہے۔ دیکھو جب ہم ماں کے پیٹ سے نکلے۔ اس وقت ہمارے لئے دودھ مہیا کیا گیا۔ اور ہم نے ایک دو سال تک بڑے آرام سے زندگی بسر کی۔ پھر جبکہ ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہ رہا۔ اور اناج وغیرہ کے کھانے کی ضرورت پڑی۔ تو ہمیں دانت دیئے گئے۔ تاکہ سخت چیزیں ہم چبا سکیں۔ سو جب ہم دنیا میں صفت ربوبیت کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ تو اس کے موصوف کا کیوں انکار کریں۔

پھر صفت علم کو دیکھو۔ اس کا بھی قانون قدرت سے پتہ لگتا ہے۔ مثلاً جب ایک مقام پر سورج بنایا۔ تو اس بنانے والے کو باقی جگہوں کی بھی اطلاع تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اس سورج سے اتنے فاصلے پر انسانی آنکھ ہے۔ نہ تو سورج کو زیادہ قریب کیا۔ کہ انسان کی آنکھیں چندھیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جائیں۔ اور وہ کچھ دیکھ نہ سکے۔ اور نہ اس قدر دور کہ وہ اندھا ہو جائے۔ اور کھیتیاں بھی نہ پکیں۔ غرض انسانی آنکھ اور سورج دونوں کے تعلقات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دونوں کا بنانیوالا ایک ہے۔ اور سورج بناتے وقت اسے آنکھ کا اور آنکھ بناتے وقت اسے سورج کا علم تھا۔ پھر جب ہمارے کان بنائے۔ تو ادھر خوش آوازی بھی پیدا کی۔ اور جب ذائقہ کی قوت زبان میں ودیعت کی۔ تو میووں اور بہت سے کھانوں کو مزیدار بنایا۔ اسی طرح ناک میں قوت شامہ رکھی۔ تو ادھر بہت سے خوشبودار پھول بھی اس کے لئے پیدا کئے۔ غرض دنیا کی چیزیں آپس میں ایک گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ اور یہ بات علم پر دلالت کرتی ہے۔ اور علم بغیر عالم کے نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی صفت بغیر کسی موصوف کے قائم نہیں ہوتی۔ سو اسی عالم کو ہم اپنی اصطلاح میں خدا کہتے ہیں۔ (باقیدارد) میر محمد اسحٰق

دیانندی مشن

قدامت روح و مادہ

(۵)

تیسرا اعتراض جو آریہ حضرات ہمارے اس بات کے کہنے پر کیا کرتے ہیں۔ کہ "خدا اپنے جیسا خدا پیدا کر سکتا ہے" یہ ہے۔ کہ جہاں خدا خود ہے۔ وہاں دوسرا خدا نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ ایک پانی سے بھرے ہوئے برتن میں اور پانی نہیں ڈالا جا سکتا۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ مادی اشیاء میں بے شک یہ قانون پایا جاتا ہے۔ کہ جس جگہ میں ایک مادی شے ہوتی ہے۔ اسی جگہ دوسری مادی شے کو نہیں رکھا جا سکتا۔ لیکن غیر مادی اشیا کے لئے یہ قانون نہیں۔

دیکھئے ہم نے مضمون کے شروع میں ماہرین علم بیالوجی کے تجربات درج کئے ہیں۔ کہ جب کیچوے یا ہائیڈرا کو تقسیم کیا جاتا ہے۔ تو ان کے منقسم شدہ حصے زندہ رہتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کی روح آدھی تو ایک حصے میں رہ جاتی ہے۔ اور آدھی دوسرے حصہ میں۔ اب اگر کیچوے میں روح ایک مقامی ہوتی۔ تو صرف وہی حصہ زندہ رہتا۔ جس میں کہ روح ہوتی ہے۔ دوسرا حصہ زندہ نہ رہ سکتا۔ لیکن چونکہ دونوں حصے ہی زندہ رہتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑا۔ کہ روح کیچوے کے تمام جسم میں سمائی ہوئی ہے۔ یہی بات ہمیں ہائیڈرا۔ ایبا اور سٹینٹر میں بھی ماننی پڑیگی۔ اب ہائیڈرا کو دیکھا گیا ہے۔ کہ وہ واٹر فلیز اور اسی قسم کے اور چھوٹے چھوٹے جانداروں کو جو کہ حرکت کرتے کرتے اس کے قریب چلے جاتے ہیں۔ کھایا کرتا ہے۔ اور یہ اکثر اوقات زندہ ہی اس کے پیٹ میں چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ تک زندہ ہی رہتے ہیں۔ اسی طرح جب کیچوے کے جسم پر کسی قسم کا زخم ہو جاتا ہے۔ تو نہایت چھوٹے چھوٹے جراثیم اس زخم کی راہ سے اس کے جسم کے اندر داخل ہو جایا کرتے ہیں۔ اب جس وقت کہ زندہ واٹر فلیز زندہ ہائیڈرے کے جسم میں ہوتے ہیں۔ یا زندہ جراثیم زندہ کیچوے کے جسم میں ہوتے ہیں۔ اس وقت ہائیڈرا کی روح کے اندر واٹر فلیز کی روحیں بھی ہوتی ہیں۔ اور کیچوے کی روح کے اندر جراثیم کی روحیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ ہم میں بھی خواہ تو روح ایک مقامی مانی جاوے۔ یا تمام کے تمام جسم میں سمائی ہوئی مانی جاوے لیکن چونکہ ہمارے جسم کا کوئی حصہ بھی ایسا نہیں۔ جہاں کہ زندہ جراثیم نہ پہنچ سکتے ہوں۔ اس لئے ماننا پڑیگا۔ کہ جس جگہ کہ ہماری روح ہے۔ اسی جگہ میں دوسرے جاندار جراثیم بھی ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ ان جراثیم کے اندر بھی روح ہوتی ہے۔ اس لئے ماننا پڑا کہ ایک روح کے اندر دوسری روح رہ سکتی ہے۔ لہذا جس طرح یہ ممکن ہے۔ کہ ایک روح کے اندر دوسری روح رہ سکے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے۔ کہ ایک خدا جہاں ہو۔ وہاں دوسرا خدا بھی ہو سکے۔ علم فزیالوجی کے جاننے والے ہمیں بتلاتے ہیں۔ کہ انسان اور دوسرے بڑے بڑے حیوانوں کے دماغوں میں مختلف حسیات کے مختلف مرکز مختلف مقامات میں ہوتے ہیں۔ ذیل کی شکل کو مطالعہ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ دیکھنے کا مرکز دماغ کے پچھلے حصہ میں ہے۔ سونگھنے کا اگلے حصہ میں۔ سننے کا سونگھنے کے مرکز سے پچھلی طرف کو اور عام حسیات کا دماغ کے درمیانی حصے کے اوپر والے حصہ میں۔ جب ان مرکزوں میں سے کوئی ایک یا زیادہ مرکز بیماری یا ضرب وغیرہ کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں۔ تو جس حس کا مرکز خراب ہوا ہے۔ وہ حس جاتی رہتی ہے۔ مثلاً جب دماغ

کے پچھلے حصہ پر ضرب لگ جاتی ہے۔ تو انسان اندھا ہو جاتا ہے۔ خواہ اسکی آنکھیں بالکل صحت کی حالت میں ہوں۔ اب اگر ہماری روح ہی تمام قسم کے اثرات کو محسوس کرتی ہے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ یہ دماغ کے ان تمام مرکزوں میں ضرور موجود ہو۔ کیونکہ ہم ایک ہی وقت میں گلاب کے پھول کو سونگھ بھی سکتے ہیں۔ اور اسے دیکھ بھی سکتے ہیں۔ اب اگر اسی وقت میں ہمارے جسم کے کسی حصہ میں خارش بھی ہو جاوے۔ تو ہم اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خارش کو بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اور اگر ساتھ ہی کوئی ہمیں آواز بھی دیدے۔ تو ہم اسکی آواز کو بھی سن سکتے ہیں۔ لہذا ماننا پڑیگا۔ کہ روح ایک ہی وقت میں سونگھنے کے مرکز میں بھی ہو۔ اور دیکھنے کے مرکز میں بھی موجود ہو۔ اسی طرح یہ عام حسیات کے مرکز میں بھی ہو۔ اور سننے کے مرکز میں بھی ہو۔ لہذا ماننا پڑا۔ کہ روح دماغ کے ہر حصہ میں موجود ہے۔ اب ہر ایک ڈاکٹر تبلا سکتا ہے۔ کہ دماغ کا کوئی حصہ ایسا نہیں۔ جہاں زندہ جراثیم نہ جا سکتے ہوں۔ اب صرف ایک بات باقی رہ گئی ہے۔ جس کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ آیا جراثیم میں روح ہوتی ہے۔ یا کہ نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ کوئی آریہ دوست یہ کہہ دے۔ کہ جراثیم میں روح ہوتی ہی نہیں۔ سو واضح ہو۔ کہ ہر ایک وہ چیز جو غیر مادے کو بذریعہ خوراک اپنے اندر لے کر اپنے مادے میں تبدیل کر سکتی ہو۔ بڑھ سکتی ہو۔ اور اپنی ہم جنس پیدا کر سکتی ہو۔ جاندار کہلاتی ہے۔ اب جراثیم میں یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ لہذا وہ بھی جاندار ہیں۔ اب جانداروں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حیواناتی۔ دوسرے نباتاتی۔ حیواناتی میں تو روح کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ نباتاتی میں بھی حال کی تحقیقات سے روح کا یقینی ثبوت ملتا ہے۔ اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے مایۂ ناز فرزند سر جی سی۔ بوس کی یہ تحقیقات ہیں۔ اور دنیا بھر کے سائنسدانوں نے ان کی تحقیقات کو صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ اب یہ جراثیم یا تو حیوانات کی قسم میں سے ہوتے ہیں۔ یا نباتاتی قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ ان میں بھی روح ہوتی ہے۔ (باقی دارد)

مشین گن } آریہ سماج کے پیش کردہ ویدوں پر اس مشین گن سے دس فائر ایسے کئے گئے ہیں۔ جن سے ویدک دھرم یا دیانندی پنتھ کا قلعہ مسمار ہو کر پیوند زمین ہو گیا ہے۔ جواب دینے والے آریہ کو دو سو روپیہ انعام کا چیلنج ہے۔ ۵ کے ٹکٹ ڈاک بھیجکر دفتر فاروق سے ایک نسخہ منگا کر لطف اٹھائیں۔ (منیجر فاروق)

پیغامی مشن

مسیح موعود نبی اللہ

(۵)

(۴م) حضرت نبی کریم کن معنوں میں خاتم النبیین ہیں

(از مسیح موعودؑ)

"وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں کی رو سے نہیں کہ آئندہ اس سے روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔"

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا فیض اور نبوت دونوں چیزوں کا بعد از خاتم النبیین ملنا ممکن ہے۔ اور دوسرے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک ملہم نبی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ مکالمہ و مخاطبہ کا پانا اور نبوت کا پانا الگ الگ رکھا ہے۔

(۵م) حضرت خاتم النبیین کی روحانی تاثیرات

(از مسیح موعودؑ)

"خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کی مہر دی۔ جو کسی نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"

(حقیقۃ الوحی صـ۹۹)

"میں عیسےٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا۔ یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا۔ ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ۔ اور یہ تمام شرف مجھے ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔ جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔ یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم × × ×

ہم نے اس نبی کا وہ مرتبہ پایا۔ جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ بلکہ تعجب کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔ مجھے کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود ہونے کا کیوں دعویٰ کیا۔ مگر میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس نبی کی کامل پیروی سے ایک شخص عیسےٰ سے بڑھ کر بھی ہو سکتا ہے۔ اندھے کہتے ہیں۔ یہ کفر ہے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ تم خود ایمان سے بے نصیب ہو پھر کیا جانتے ہو۔ کہ کفر کیا چیز ہے؟ کفر خود تمہارے اندر ہے۔" (چشمہ مسیحی صـ۱۴)

(۶م) بعد از خاتم النبیین ایک نبی اللہ کا آنا مقدر ہو چکا ہے

خواہ لاکھ حیلے تراشے جاویں۔ یا کروڑوں حجتیں پیش کی جاویں۔ مگر قرآن شریف اور احادیث نبویہ ہمیں بعد از خاتم النبیین ایک نبی اللہ کے آنے کی بشارت دے رہے ہیں۔ قرآنی شہادت کو غور سے سنئے۔ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

(۱) "واخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اللہ رکھا جاوے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے تھے۔ اور جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نہیں۔ آیت ممدوحہ بالا میں یہ تو نہیں فرمایا۔ واٰخرین من الامۃ بلکہ یہ فرمایا۔ واٰخرین منہم۔ اور ہر ایک جانتا ہے۔ کہ منہم کی ضمیر اصحاب رضی اللہ عنہم کی طرف راجع ہے۔ لہٰذا وہی فرقہ منہم میں داخل ہو سکتا ہے۔ جس میں ایسا رسول موجود ہو۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہو۔ اور خدا نے آج سے چھبیس برس پہلے میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز مجھے قرار دیا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۶۷)

قرآن شریف میں یہ بھی پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن ..... الخ یعنی آخری زمانہ میں ایک سخت عذاب نازل ہوگا۔

(۲) "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے" (حقیقۃ الوحی ص۶۰)

(۳) ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمدؐ میں یہ اشارہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک آخری زمانہ میں ایک مظہر ظاہر ہوگا۔ گویا وہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا۔ جس کا نام آسمان پر احمدؐ ہوگا۔ اور وہ حضرت مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائیگا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۲۱)

(۴) "فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول۔ خدا تعالےٰ اپنے غیب پر کسی کو وہ قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اس کے جو اس کا برگزیدہ رسول ہو × × × سو اس کثیر حصہ وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ × × × اس لئے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں"۔ حقیقۃ الوحی ص۳۹۱۔

(۵) "ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق ..... الخ یہ آیت مسیح موعودؑ کے حق میں ہے۔ (اشتہار منارۃ المسیح)

(۶) "انا اعطیناک الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئے گا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

نوٹ:۔ آنحضرت صلعم کا مظہر ہونا اور آنحضرت صلعم کا بروز ہونا اس بات کو مستلزم ہے۔ کہ وہ مظہر اور وہ بروز لازماً اور وجوباً رسول اور نبی ہو۔ جیسا کہ حوالہ نمبر ۵۶ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ فانتظروا۔

احادیث نبویہ کی شہادت

"احادیث نبویہ میں یہ ایک پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ اور عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔" حقیقۃ الوحی ص۳۹۔

کتب سابقہ کی شہادت

"صحیح مسلم اور صحیح بخاری اور انجیل اور دانیال اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے"۔ تحفہ گولڑویہ۔

(۷م) حضرت مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا لازمی اور ضروری ہے

حضرت مسیح موعودؑ کا نبی اللہ ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ ورنہ مسیح موعود مسیح موعود نہیں۔ اور نہ قرآن خدا کا کلام ہے۔

(دلیل اول) آیت واٰخرین منہم میں منہم کا مفہوم متحقق نہیں ہو سکتا۔ جب تک مسیح موعود نبی اللہ اور رسول اللہ نہ ہو۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی ص۶۷)

(دلیل دوم) دونوں سلسلوں (یعنی سلسلہ موسوی و محمدی) کا تقابل پورا نہیں ہو سکتا۔ اگر مسیح محمدی مسیح موسوی کے مقابل پر شانِ نبوت کے ساتھ نہ آوے"۔ (دیکھو نزول المسیح ص۴)

(دلیل سوم) چونکہ آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت بموجب آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ایک رسول کا آنا لازمی اور ضروری ہے۔ جو مسیح موعود ہے۔ لہٰذا اگر مسیح موعود رسول و نبی نہ ہو تو آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۶۵)

(دلیل چہارم) جس کے ہاتھ پر اخبار منجانب اللہ ظاہر ہوں گے۔ بالضرور اس پر مطابق آیت فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کے مفہوم نبی کا صادق آئے گا۔ (ایک غلطی کا ازالہ) پس مسیح موعود کا بوجہ حامل کثرت وحی و کثرت امور غیبیہ ہونے کے نبی اللہ ہونا لازمی ہے۔ ورنہ تکذیب آیت لازم آئیگی۔ (حقیقۃ الوحی ص۳۹۰)

(دلیل پنجم) چونکہ مفہوم آیت کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی مسیح موعود پر متحقق ہے۔ لہٰذا مسیح موعود کا رسول اور نبی ہونا لازمی ہے (دیکھو نزول المسیح ص۳)

(باقی ہدیہ ہے)

عیسائی مشن

خداوند کا حلیہ بائبل میں

(از شیخ عبدالقادر احمدی لائل پور)

(۳)

گذشتہ نمبر میں ہم یہ امر کثیر التعداد آیات بائبل سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ بائبل نے خدا کو بانیٔ گناہ اور بدی کا محرک پیش کیا ہے۔ ان آیات کے علاوہ حسب ذیل آیات بھی ہمارے اسی مدعا کی موید ہیں۔ جو کہ درج ذیل ہیں:۔

(ک) جتنے ہمیشہ کی زندگی کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ ایمان لے آئے۔ اعمال ۱۳/۴۸۔ رومیوں ۸/۲۸ و ۲۹۔

(ب) بلکہ خدا سچا ٹھہرے۔ اور ہر ایک انسان جھوٹا..... اگر ہماری ناراستی خدا کی راستبازی کی خوبی کو ظاہر کرتی ہے۔ تو ہم کیا کہیں۔ کیا یہ کہ خدا بے انصاف ہے جو غضب نازل کرتا ہے۔..... ہرگز نہیں۔ ورنہ خدا کیونکر دنیا کا انصاف کریگا۔ اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ ظاہر ہوئی۔ تو پھر کیوں گنہگار کی طرح مجھ پر حکم دیا جاتا ہے۔ اور ہم کیوں برائی نہ کریں۔ تاکہ بھلائی پیدا ہو۔ رومیوں ۳/۸ تا ۸۔ (ج) شریعت تو غضب پیدا کرتی ہے۔ جہاں شریعت نہیں۔ وہاں عدول حکمی بھی نہیں۔ رومیوں ۴/۱۵ و ۱۶ (د) شریعت اس لئے ہے۔ کہ تاکہ ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے۔ رومیوں ۳/۱۹ و ۲۰ (ر) ایک ہی شخص کی نافرمانی کے سبب بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے۔ ..... اور بیچ میں شریعت آموجود ہوئی۔ تاکہ قصور زیادہ ہو جائے۔ رومیوں ۵/۱۹ و ۲۰۔ گویا کہ صاف ظاہر ہے۔ کہ خدا نے شریعت اس لئے رکھی۔ تاکہ گنہگار زیادہ ہو جائیں۔ (س) شریعت گناہ کے ارادے پیدا کرتی ہے۔ رومیوں ۷/۵ و ۸۔ اور شریعت خدا کی طرف سے ہے۔ رومیوں ۷/۲۲۔ (ش) خدا نے مخلوقات کو بطالت کے اختیار میں کر دیا۔ رومیوں ۸/۱۹۔ (ص) رومیوں ۹/۲۲ تا ۲۵ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے بعض آدمی دوزخ کے لئے پیدا کئے۔ قرآن مجید پر اعتراض کرنیوالے غور سے پڑھیں۔ (ع) خدا نے سب کو نافرمانی میں گرفتار ہونے دیا۔ رومیوں ۱۱/۳۲ و ۱۲/۳۔ اس کے علاوہ ملاحظہ ہوں۔ آیات ذیل جو کہ بخوف طوالت درج کرنی چھوڑی جاتی ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ خدا لوگوں کو سختی سے لبالب کرتا ہے۔ وغیرہ ہا۔

یسعیاہ ۵۱/۲۰ تا ۲۳ زبور ۶۹/۲۳ و ۲۵۔ یسعیاہ ۶/۹ و ۱۰ یرمیاہ ۲۵/۱۷، ۲۶، ۲۸۔ زکریاہ ۱۲/۲۔ زبور ۶۶/۱۱ و ۱۲۔ خروج ۳۳/۱۹ ایوب ۲۳/۱۳ و ۹/۱۲ و ۴/۳۵۔ یسعیاہ ۲۹/۱۳، ۱۷۔ یرمیاہ ۳/۱۲۔ ایوب ۲۳/۲۴۔ زبور ۱۴۹/۵۔ لوقا ۲۲/۲۲۔ رومیوں ۸/۲۹ و ۹/۱۰۔ کرنتھیوں ۲/۲ وغیرہ۔

پس عیسائیوں کو قرآن مجید پر اعتراض کرنے سے قبل بائبل کا مطالعہ کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ کا قول ہے۔ "کہ تو پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر نکال۔ پھر اپنے بھائی سے کہہ۔ کہ لا میں تیری آنکھ سے تنکا نکالوں"۔

نوٹ: محولہ بالا تمام آیات ہم نے الزامی طور پر درج کیں ہیں۔ اس لئے کہ "جو الزام لگاتا ہے۔ اس پر الزام لگایا جائیگا"۔

خدا کا استہزا کرنا اور لوگوں کو ٹھٹھوں میں اڑانا

مستور الاسم خواجہ مصنف موازنہ انجیل و قرآن لکھتا ہے۔ "مسلمانوں کا خدا بھی خوب ہے۔ ٹھٹھا کرنے والوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے۔ بقرہ آیت ۱۴ و (موازنہ انجیل و قرآن صـ ۱۵) کاش کہ خواجہ نامعلوم الاسم قرآن مجید پر اعتراض کرنے سے قبل بائبل کی حسب ذیل آیات کو مطالعہ میں لے آتے۔ لکھا ہے:۔

(۱) "وہ جو آسمان پر تخت نشین ہے۔ ہنسیگا۔ خداوند انہیں ٹھٹھوں میں اڑائیگا۔ تب وہ غصے میں ان سے باتیں کرے گا۔ اور نہایت بیزار ہو کے انہیں پریشانی میں ڈالے گا"۔ زبور ۲/۴ و ۵۔

(۲) "شریر صادق کے خلاف بندشیں باندھتا ہے۔ اور اس پر دانت کچکچاتا ہے۔ خداوند ان پر ہنسیگا۔ کیونکہ دیکھتا ہے۔ کہ ان کا دن آتا ہے"۔ زبور ۳۷/۱۲ و ۱۳

(۳) پر اے خدا تو ان پر ہنسے گا۔ تو ساری قوموں کو مسخرہ بنائے گا"۔ زبور ۵۹/۸

(۴) خدا کہتا ہے۔ "تو میں بھی تمہاری پریشانی پر ہنسونگا۔ اور جب تم پر دہشت غالب ہو۔ تو میں ٹھٹھے ماروں گا۔ امثال ۱/۲۶۔

(۵) "یقیناً خدا ٹھٹھے کرنے والوں پر ٹھٹھے کرتا ہے۔ پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے" (امثال ۳/۳۴)

خواجہ بے لگام اب ذرہ اپنے ان الفاظ کو پڑھیں۔ "کہ خدا بھی خوب ہے۔ ٹھٹھے کرنیوالوں کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے"۔ اور پھر منقولہ بالا ایک نہیں۔ دو نہیں۔ بلکہ پوری پانچ آیات کو پڑھیں۔ اور خصوصاً آخری آیت کو۔ تو پھر سچ سچ کہیں۔ کہ کیا تم عیسائی ہو کر ایسے اعتراض کرنے کے مجاز ہو۔ ہرگز نہیں۔ کاش کہ تم قرآن مجید کی آیت مذکورہ (بقرہ آیت ۱۴) کے بالمقابل محولہ بالا آیات کو بھی درج کر دیتے۔ تو پھر ہم دیکھتے۔ کہ آپ اپنے اس دعوے میں کہ ہم نے بائبل اور قرآن کی آیات کو کمال دیانتداری سے منتخب کیا ہے۔ کہ تا کسی کو اعتراض کی گنجائش نہ ہو" واقع میں صادق ہیں۔ لیکن جب آپ نے کمال دیانتداری کی بجائے کمال خیانت اور دھوکا سے کام لیا ہے۔ تو پھر بایں حالت آپ کو دیانت دار کہنا کسی شپرہ چشم کا ہی کام ہے۔

خداوند کا منصوبے باندھنا اور دھوکے دینا

عیسائیوں کا خدا صرف دغا۔ مکر۔ فریب اور ٹھٹھے ہی نہیں کرتے۔ بلکہ منصوبے باندھنے میں بھی کمال کو پہنچ چکے ہیں۔ اور لوگوں کو جھوٹ سکھلانے میں گوئے سبقت لے گئے ہیں۔

(ا) خداوند نے جیسا منصوبہ باندھنا تھا۔ ویسا ہی کیا۔ اس نے اپنی دھمکی کو جو اگلے دنوں میں دی تھی۔ پورا کیا۔ اس نے ڈھایا اور رحم نہ کیا۔ اس نے تیرے دشمنوں کو تجھ پر غالب کر کے خوش کیا۔ اس نے تیرے مخالفوں کا سینگ بلند کیا۔ یرمیاہ ۲/۱۷۔

(ب) خداوند یوں فرماتا ہے۔ دیکھو میں تمہارے لئے مصیبت تجویز کرتا ہوں۔ اور تمہاری مخالفت میں منصوبہ باندھتا ہوں۔ یرمیاہ ۱۸/۱۱۔

(ج) خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ دیکھ میں اس گھرانے کی مخالفت میں ایک منصوبہ باندھتا ہوں۔ جس سے کہ تم لوگ اپنی گردن بچا نہیں سکو گے۔ یرمیاہ ۲/۳۔

(د) خداوند ان پاس تاثیر کرنے والا دغا بھیجیگا۔ یہاں تک کہ وے جھوٹ کو سچ جانیں گے۔ ۲/۱۱

(ر) تب تو اے انسان جو منصوبہ باندھے۔ تو تیرے لئے روا ہو جائیگا۔ ایوب ۲۲/۲۸۔ گویا کہ خدا خود بھی منصوبہ بازی اور لوگوں کی بھی منصوبہ بازی کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

(س) خدا کہتا ہے۔ "پس اگر تم مجھ سے عہد شکنی کرو۔ تو میں بھی تم سے ویسا ہی کروں گا۔ اور خوف اور سل اور تپ سوزاں کو تمہارے اوپر غالب کراؤں گا جس سے تمہاری آنکھیں پھوٹیں اور دل دکھیں۔ ..... احبار ۲۶/۱۴ تا ۱۶

۲۸/۱۵۔ دیکھا خدا کی منصوبہ بازی۔

خدا کا مغالطہ دینا اور لوگوں کیلئے مصیبتوں کا چننا

یرمیاہ نبی کہتا ہے:۔

(ا) اے خدا تو نے مجھے مغالطہ دیا۔ تو میں نے مغالطہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھایا۔ تو نے میرے برخلاف اصرار کیا۔ اور تو غالب ہُوا۔ میں سارا دن مسخرہ بنا۔ تو ہر ایک مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ جس وقت میں نے بات کی۔ میں چلاتا ہوں۔ اور سختی اور ہلاکت کو پکارتا ہوں۔ تو خداوند کا کلام تمام دن میرے لئے ننگ اور مسخرا پن ہُوا۔ کیتھولک کی بائبل یرمیاہ ۲۰/۷ تا ۹۔

(۲) خدا کہتا ہے۔ "میں بھی لوگوں کے لئے مصیبتوں کو چن لوں گا۔ اور جن سے وے ڈرتے ہیں۔ انہیں ان پر ڈالوں گا۔ یسعیاہ ۶۶/۴۔

(۳) یرمیاہ نبی خدا کے آگے ان الفاظ میں نوحہ کرتا ہے۔ "میں وہی شخص ہوں۔ جس نے اس کے قہر کے ڈنڈے سے دکھ دیکھا۔ اور وہ (خدا) مجھے لے چلا۔ اور تاریکی میں لے آیا۔ اور روشنی میں نہیں۔ ..... اس نے میری مخالفت تعمیر کی۔ ..... اس نے مجھے ان مردوں کی مانند جو مدت سے مر گئے۔ تاریک مکانوں میں بٹھلا دیا۔ ..... اور جب میں چلاتا اور پکارتا ہوں۔ تو وہ میری دعا کو رد کرتا ہے۔ اس نے تراشے ہوئے پتھروں سے میری راہوں کو بند کیا۔ اس نے میرے رستوں کو پیچدار کیا۔ اور وہ میرے لئے ایسا ہُوا۔ جیسا بھالو جو گھات میں بیٹھا ہے۔ اور جیسے شیر ببر جو چھپکے کمین گاہ میں تھا۔ اس نے میری راہوں کو کج کیا۔ اور مجھے ریزہ ریزہ کر کے پھاڑا۔ اور مجھے بیکس چھوڑا۔ ..... اس لئے میں اپنے لوگوں کے آگے مضحکہ ہُوا۔ اور تمام دن ان کا راگ ان سے مجھ میں تلخیاں بھر دیں۔ اور ناگدانے سے مست کیا۔ ۳/۱۶ تا ۱۵۔ یسعیاہ ۳۷/۱۳۔

(۴) اس لئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے۔ کہ دیکھ میں انہیں۔ ہاں اس قوم کو افسنتین کھلاؤنگا۔ اور ہلاہل کا پانی پینے کو دوں گا۔ یرمیاہ ۹/۱۵۔ زبور ۵۰/۵ یرمیاہ ۵/۱۴، ۲۳/۱۵ نوحہ ۳/۱۵ تا ۱۹۔

خدا کا کڑھنا ماتم کرنا زار و زار رونا اور درد زہ کی دردوں سے چلانا

بائبل کے خدا بھی خوب ہیں۔ بعض دفعہ عجیب و غریب حرکتیں شروع کر دیتے ہیں۔

(۱) خدا کہتا ہے۔ میں اس کے سارے ہتھوں کو خراب کروں گا۔ کیونکہ اس نے یہ سب کچھ ایک کسبی کی خرچی نے پیدا کیا ہے۔ ..... اس لئے میں کڑھونگا۔ اور ماتم کروں گا۔ اور میں ننگا اور برہنہ ہو کے پھروں گا۔ اور میں گیدڑوں (اور بھیڑیوں) کی طرح چلاؤں گا۔ اور شتر مرغوں کی مانند شور کرونگا۔ کیونکہ اس کا زخم لا علاج ہے۔ میکا۔ ۱/۸ و ۹۔

(۲) اے کاش۔ کہ میرا سر پانی ہوتا۔ اور میری آنکھیں آنسوؤں کا سوتا تب میں اپنی قوم کی بھٹی کے مقتولوں پر دن اور رات روتا۔ ..... کیونکہ وے مجھ کو نہیں جانتے ..... اس لئے میں ان کو پگھلا ڈالوں گا۔ ..... خداوند کہتا ہے۔ کہ کیا میں ان کے کاموں پر انہیں سزا نہ دوں گا۔ کیا ایسی قوم سے بری روح انتقام نہ لیوے۔ میں پہاڑوں کے سبب سے رونا پیٹنا کروں گا۔ اور کریاں کی چراگاہوں کے لئے واویلا۔ یرمیاہ ۹/۱۰ تا ۱۱۔

(۳) میرا دل موآب کے لئے چلاتا ہے۔ یسعیاہ ۱۵/۵

(۴) میرا دل موآب کے لئے بربط کا سا فغاں کرتا ہے۔ یسعیاہ ۱۶/۱۱۔

(۵) میرا دل موآب کے لئے بانسری کی آواز کی مانند آہیں بھرتا ہے۔ ..... اور فغاں کرتا ہے۔ یرمیاہ ۴۸/۳۶

(۶) رب الافواج فرماتا ہے۔ جس طرح میں چلایا۔ اور وے شنوا نہ ہوئے۔ اسی طرح وے چلائے اور میں شنوا نہ ہُوا۔ زکریاہ ۷/۱۳۔

(۷) اس لئے میں موآب کے لئے واویلا کرونگا۔ سارے موآب کے لئے زار زار روؤنگا۔ ..... اور ماتم کیا جائیگا۔ یرمیاہ ۴۸/۳۱۔

(۸) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائیگا۔ وہ چلائیگا۔ ہاں وہ جنگ کے لئے للکارے گا۔ وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کرے گا۔ یسعیاہ ۴۲/۱۳ و ۱۴۔

(۹) خداوند نے مجھے یوں کہا۔ کہ جس طرح سنگ اور سنگی کا بچہ اپنے شکار کو دبوچ لیوے ..... غراتا ہے ..... اسی طرح رب الافواج ..... لڑنے کو اتریگا۔ یسعیاہ ۳۱/۴۔

(۱۰) وے خداوند کی پیروی کریں گے۔ جبکہ وہ شیر ببر کی مانند گرجے۔ جس وقت وہ گرجے گا۔ ابی آخر ہوسیع ۱۱/۱۰۔

(۱۱) شیر ببر گرجا ہے۔ کون ہے جو نہ ڈرے گا۔ عموس ۳/۸

(۱۲) خداوند صیہون میں سے نعرہ مارتا ہے۔ اور یروشلم میں اپنی آواز بلند کرتا ہے۔ عموس ۱/۲۔

(۱۳) خداوند بلندی پر سے گرجیگا۔ اور اپنے مقدس مکان سے آواز سنا دیگا۔ وہ بڑے زور شور سے اپنی چراگاہ کے اوپر گرجے گا۔ انگور لتاڑنے والوں کی مانند وہ زمین سے سارے باشندوں کو للکاریگا۔ ایک غوغا زمین کی سرزمین تک پہنچتا ہے۔ کہ خداوند قوموں سے جھگڑے گا۔ یرمیاہ ۲۵/۳۰، ۳۱۔

(۱۴) کیونکہ خداوند صیہون میں سے نعرہ ماریگا۔ اور یروشلم میں اپنی آواز بلند کریگا۔ اور آسمان اور زمین کانپیں گے۔ یوائیل ۳/۱۶۔

(۱۵) خدا کہتا ہے۔ میں افرائیم کے لئے شیر ببر کی مانند اور یہوداہ کے گھرانے کے لئے جوان کی مانند ہوں گا۔ میں ہاں میں ہی پھاڑوں گا۔ اور چلا جاؤں گا۔ میں اٹھا لے جاؤنگا۔ اور کوئی نہ چھڑائیگا۔ ہوسیع ۵/۱۳ و ۱۴۔

(۱۶) خدا کہتا ہے۔ میرا دل مجھ میں پیچ کھاتا ہے۔ میری حرکت میں آئیں۔ ..... وہ خداوند کی پیروی کریں گے۔ جبکہ وہ شیر ببر کی طرح گرجے جس وقت وہ گرجے گا۔ ۱۱/۸ تا ۱۲۔

(۱۷) ان کے دل میں گھمنڈ سمایا۔ اس سبب سے وہ مجھے بھول گئے۔ اس لئے میں ان کے لئے شیر ببر کی مانند ہُوا۔ اس تیندوا کی مانند جو راہ میں بیٹھا ہو۔ میں ان کی گھات میں لگا رہا۔ میں اس ریچھنی کی مانند جس کے بچے چھین لئے گئے ہوں۔ ان سے دوچار ہُوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ان کے دل کے پردے کو پھاڑا۔ اور شیرنی کی طرح وہاں ان کو قتل کیا۔ دشتی درندے نے ان کو پھاڑ ڈالا۔ ہوسیع ۱۳/۶ تا ۸

(۱۸) خدا کی انتڑیوں کا مروڑا جانا۔ خدا کہتا ہے۔ اس لئے میری انتڑیاں ان کے لئے مروڑی جاتی ہیں۔ یرمیاہ ۳۱/۲۰۔ استثناء ۳۲/۳۶۔ یسعیاہ ۶۳/۱۵۔

(۱۹) خدا کہتا ہے۔ میں بہت مدت چپ رہا۔ میں خاموش ہو رہا۔ اور آپ کو روکتا گیا۔ پر اب میں اس عورت کی طرح جس کو دردزہ ہو۔ چلاؤنگا۔ ہانپونگا۔ اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لوں گا۔ یسعیاہ ۴۲/۱۴

خدا کا یسعیاہ نبی کو حکم کہ تو ننگا پھرا کر اور اسی طرح دیگر نبیوں کو

(۱) خداوند نے یسعیاہ بن اموص سے یوں فرمایا۔ کہ جا اور ٹاٹ کا لباس اپنی کمر سے کھول ڈال۔ اور اپنے پاؤں سے جوتا اتار۔ سو اس نے ایسا ہی کیا۔ کہ وہ ننگا اور ننگے پاؤں پھرا کرتا تھا۔ تب خداوند نے فرمایا۔ کہ جس طرح کہ میرا بندہ یسعیاہ برہنہ تین برس تک ننگا پھرا کرتا رہا۔ تاکہ مصریوں اور کوشیوں کے لئے نشان اور اچنبا ہو۔ یسعیاہ ۲۰/۲۳ بہت خوب بھلا ننگا پھرنے کے سوا دنیا کی ہدایت و رشد کے لئے اور کوئی نشان صداقت ہو سکتا ہے۔ یہ تو ہے بائبل کے خدا کا حال کہ وہ ان نبیوں کو جو کہ انسان کو اخلاق تہذیب کے دلدادہ بنانے کے لئے آئے۔ ننگا پھرنے کی تاکید کرتا ہے۔ تاکہ اگر کسی نے اس پر ایمان لانا ہے۔ تو وہ بھی نہ لائے۔

(۲) اسی طرح پھر لکھا ہے۔ یہ تب ساؤل وامر کی نبوت کی طرف چلا۔ اور خدا کی روح اس پر بھی نازل ہوئی۔ اور وہ چلتا گیا۔ اور نبوت کرتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ وامر کی نبوت میں پہنچا۔ اور اس نے بھی اپنے کپڑے اتار پھینکے۔ اور سموائیل کے آگے اس نے بھی اسی طرح نبوت کی۔ اور اس سارے دن اور اس ساری رات ننگا پڑا رہا۔ سموئیل ۱ ۱۹/۲۳ ر ۲۴

(۳) حضرت داؤد کا ننگا ناچنا۔ اور داؤد خداوند کے آگے اپنے سارے بل سے ناچتے ناچتے چلا۔ اور داؤد کتان کا افود پہنے تھا..... اور جبکہ خداوند کا صندوق شہر میں پہنچا۔ تو ساؤل کی بیٹی میکل نے کھڑکی سے نگاہ کی۔ اور داؤد بادشاہ کو خداوند کے آگے اچھلتے اور ناچتے دیکھا۔ تو اس نے اپنے دل میں اسے حقیر جانا..... تب داؤد پھرا۔ تاکہ اپنے گھرانے کو برکت دیوے۔

اس وقت ساؤل کی بیٹی میکل داؤد کے استقبال کو نکلی۔ اور بولی۔ کہ اسرائیل کا بادشاہ کیسا شاندار معلوم ہوا۔ جس نے آج کے دن اپنے ملازموں کی لونڈیوں کی آنکھوں میں آپ کو ننگا کیا۔ جیسا کہ کوئی بانکا آپ کو برملا ننگا کرتا ہے۔" چنانچہ حضرت داؤد اس عورت کی اس بات کی تردید نہیں کرتے۔ بلکہ تائید ایوں فرماتے ہیں:۔ "سو داؤد نے میکل کو کہا۔ کہ یہ خداوند کے آگے تھا۔ جس نے میرے باپ اور اس کے سارے گھرانے کے مقابلے میں مجھے پسند کیا۔ اور خداوند کی قوم اسرائیل کا حاکم کیا۔ سو میں خداوند کے آگے ناچونگا۔ بلکہ میں اس سے زیادہ ذلیل بنوں گا۔ اور آپ کو اپنی نظر میں کمینہ بناؤنگا۔ سموئیل ۲ ۶/۱۴ ر ۲۰ تا ۲۲

تواریخ ۱ ۱۵/۲۱۔

خدا کا حزقی ایل نبی کو حکم کہ تو انسان کے گوہ سے روٹی پکا کر کھایا کر

خدا حزقی ایل نبی کو کہتا ہے۔ "اور تو اپنے لئے گیہوں اور جو اور باقلا اور مسور اور چینا اور باجرا لے اور انہیں ایک ہی برتن میں رکھ اور ان کی اتنی روٹیاں پکا۔ کہ جتنے دنوں تک تو کروٹ لیتا رہے۔ تو تین سو نوے دن تک ان کو کھایا کر..... اور تو پانی بھی اندازے سے پیئے گا..... اور ہر وقت اسے پیا کر۔ اور تو جو کے پھلکے کھایا کرے گا۔ اور تو ان کی آنکھوں کے سامنے انسان کے گوہ سے انہیں پکائیگا..... تب حزقی ایل نے کہا۔ ہائے خداوند یہوواہ دیکھ میری جان کبھی ناپاک نہیں ہوئی۔ اور اپنی جوانی سے اب تک کوئی مردار چیز جو آپ سے مر جائے۔ یا پھاڑی جائے۔ میں نے ہرگز نہیں کھائی۔ اور حرام گوشت میرے منہ میں کبھی نہیں آیا۔ تب خدا نے مجھے کہا۔ کہ اے آدم زاد دیکھ میں انسان کے گوہ کے عوض تجھے گوبر دیتا ہوں۔ (چلو کچھ تو تخفیف ہوئی) سو تو اپنی روٹی اس سے پکا حزقی ایل ۴/۹ تا ۱۶ ہوسیع ۹/۳۔

خداوند کا ہوسیع نبی کو حکم کہ تو زنا کار عورت اپنے لئے لے اور اپنے دوست کی عورت سے بھی محبت رکھ

(۱) خداوند نے ہوسیع کو فرمایا۔ کہ جا اور ایک زناکار عورت اور زنا کے لڑکے اپنے لئے لے..... پس اس نے جا کر..... جو مر کو لیا۔ وہ حاملہ ہوئی۔ اور بیٹا جنی۔ ہوسیع ۱/۳۔

(۲) اب دوسرا حکم بھی پڑھیئے۔ "خداوند نے مجھے (ہوسیع کو) فرمایا۔ کہ پھر جا۔ کہ ایک عورت کو جو اس کے دوست کی پیاری ہے۔ پر زنا کرتی ہے۔ محبت رکھ جس طرح سے خداوند بنی اسرائیل سے جو غیر معبودوں پر نگاہ کرتے ہیں۔ محبت رکھتا ہے۔ ہوسیع ۳/۱۔

نوٹ:۔ جلی الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ بانی اسلام پر ناحق اعتراض کرنے والو۔ ذرا غور کرو۔

یہ ہیں خدائے قدوس کے احکام جو کہ وہ اپنے مقدس انبیاء کو دیتا ہے۔ اور یہی ہیں مسیحی دین کی صفات ارفع و اعلیٰ۔ ۵

گر یہی دیں ہے کہ جو ہے ان خصائل سے عیاں
میں تو اک کوڑی کو بھی لیتا نہیں ہوں زنہار
باقیدار د

شیخ عبدالقادر صاحب۔ آپ کا مضمون اس قدر گنجان اور گھسیٹا ہوا ہوتا ہے۔ جو صاف پڑھا نہیں جاتا۔ براہ مہربانی آپ صاف اور کھلا لکھا کریں۔ تاکہ کاتب کو پڑھنے میں آسانی ہو۔ اور اغلاط نہ ہوا کریں۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برقعہ کا ناجائز استعمال اور اس کا انسداد

"زمیندار" مورخہ ۲۳ اپریل کی اشاعت میں ایک عجیب خبر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب چوروں اور ڈاکوؤں نے بھی اپنی مقصد براری کے لئے برقعہ کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ بظاہر یہ چیز معمولی سی نظر آتی ہے لیکن حقیقت شناس نظروں سے یہ چیز پوشیدہ نہیں کہ اگر برقعہ کے ناجائز استعمال کرنے والوں کی جلد ہی روک تھام نہ کی گئی۔ اور اس کے سدباب کے لئے کوئی کارگر قانون نافذ نہ ہوا۔ تو مسلمان کے لئے اطمینان کی زندگی ختم ہو جائے گی۔ مسلمان گھروں میں خطرناک واقعات پیدا ہو جانا یقینی ہے۔ چور اور بدمعاش سے بچاؤ کی صورت ناممکن ہو جائے گی۔ عزت و ناموس سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔ ایسے ایسے حوادث وقوع پذیر ہو سکتے ہیں۔ کہ جن کے تصور سے ہی لرزہ اور سنسنی پیدا ہوتی ہے۔

اسلامی طریق معاشرت میں عورتوں کا پردہ بھی شامل ہے۔ اور پردہ کے لئے مخصوص طرز کا برقعہ استعمال کیا جاتا ہے۔ گویا برقعہ مسلمان شرفاء کی مستورات کی عزت کا پاسبان ہے۔ برقعہ کے استعمال سے شرعی حکم کی پابندی اور عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت مطلوب ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ موجودہ حالات میں یہ غرض برقعہ سے بخوبی حاصل ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر اسے عمیق نظر سے دیکھا جائے۔ تو یہ صاف عیاں ہوگا۔ کہ برقعہ روز بروز بدنام ہوتا جا رہا ہے۔ اور بہت کچھ ہو چکا ہے۔ اور یہ تمام تر بدنامی برقعہ کے مختلف طریق سے ناجائز استعمال کی وجہ سے ہے۔ اور مسلمانوں نے برقعہ کی بدنامی کے اسباب کے انسداد کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ انہیں معمولی تصور کر کے نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن حساس دل اس چیز کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ چیز ہمارے لئے کس قدر خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ اگر یہی حالت چنداں رہی۔ تو وہ دن دور نہیں۔ کہ جب مغرب زدہ اور نئی تہذیب کے وارفتہ برقعہ ہی کو تمام برائیوں کا سرچشمہ ظاہر کریں گے۔ اور اس سے مسلمان عورتوں کو کنارہ کش ہونے کی ترغیب دیں گے۔ اس غلط لیکن خطرناک نظریہ کے فریب میں آکر نہ معلوم مسلمانوں کے کتنے خاندانوں کی عورتیں برقعہ کو خیرباد کہہ کر بے پردہ ہو جائیں۔ ممکن ہے۔ کہ اس عام بے پردگی کی رَو میں شریف گھرانوں کی عورتیں بھی بہ جائیں۔ اور یہ وہ وقت ہوگا۔ جبکہ دریا سر سے گذر جائیگا۔ اور روک تھام مشکل کیا بلکہ ناممکن ہو جائے گی۔

اب وقت ہے۔ کہ اس پُرخطر مگر بھیانک منظر کا آج ہی اندازہ کر کے برقعہ کی عزت کی حفاظت کا سامان اور بندوبست کیا جائے۔ سو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جبکہ برقعہ کا استعمال صرف مسلمان شرفاء اور باپردہ عورتوں تک محدود ہو۔ اور اس کے ناجائز استعمال کرنے والوں کی گرفت کے لئے قانون موجود ہو۔ اور ایسے حالات پیدا کرنے کے لئے تمام مسلم مجالس۔ اخبارات وغیرہ کی طرف سے گورنمنٹ سے قانون نافذ کرانے کے لئے متحدہ مطالبات پیش ہوں۔ قرار دادوں۔ تحریر و تقریر سے برقعہ کا ناجائز استعمال کرنیوالوں سے شدت سے اظہار بیزاری اور نفرت کیا جائے۔ آپ کی آگاہی کے لئے میں یہاں مختصراً عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ برقعہ کن ناجائز حالات میں استعمال ہو رہا ہے۔

(۱) پیشہ ور اور بازاری عورتیں برقعہ پہن کر عجیب بے ڈھنگی چال اور ناز و ادا سے بازاروں میں چلتی ہیں۔ اس وقت یہ برقعہ دکانداروں اور راہگیروں کی نظروں کا نشانہ بنا ہوتا ہے۔ اور ایک پیشہ ور عورت کے برقعہ کے استعمال کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے۔ کہ لوگ مجھے ایک گھریلو عورت سمجھ کر میرے پیچھے لگیں۔ اس قسم کی حرکتوں سے نوبت بایں جا رسید۔ اب شریف برقعہ پوش عورتوں کا بدمعاشوں کی چھیڑ خانی سے محفوظ رہ کر بازار میں سے گذرنا مشکل ہو گیا ہے۔

(۲) مجرم اشخاص کوئی خطرناک جرم کرنے کے بعد اپنے آپ کو متجسس نگاہوں اور پولیس کی نظروں سے بچا کر نکل بھاگنے کی غرض سے برقعہ کا استعمال کرتے ہیں۔ ایسے واقعات بارہا مرتبہ اخبارات میں آچکے ہیں۔

(۳) اب چور اور ڈاکوؤں نے بھی اس کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ جیسا کہ ذیل کی تازہ خبر سے واضح ہوتا ہے:-

"۲۱ اپریل کو لاہور ریلوے اسٹیشن کے مسافر خانہ میں ایک شخص اپنی بیوی اور بچوں کو سامان کے پاس بٹھا کر ٹکٹ لینے گیا۔ ایک برقعہ پوش مرد سامان کے پاس جا بیٹھا۔ اور کپڑوں کی ایک گٹھڑی برقعہ میں چھپا کر کھسک گیا۔ آدمی ٹکٹ لے کر آتا ہے۔ تو گٹھڑی کو گم پا کر بیوی سے پوچھتا ہے۔ تو اس کے بتانے پر کہ یہاں سوائے ایک برقعہ پوش عورت کے کوئی نزدیک نہیں آیا۔ آدمی نے تلاش کر کے اس برقعہ پوش کا پتہ لگا لیا۔ جس سے گٹھڑی برآمد ہو گئی۔ اور وہ برقعہ میں چھپا ہوا آدمی نکلا۔ جوتیوں سے اس کی مرمت کر کے چھوڑ دیا گیا۔"

برقعہ کے استعمال کے یہ تینوں درجے مسلمان شرفاء کے لئے نہایت خطرناک ہیں۔ خصوصاً آخری طریق استعمال کی وبا سخت مضر نظر آتی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس برقعہ پوش چور کی خوب مرمت کرنے کے بعد اسے پولیس کے حوالہ کیا جاتا۔ اور برقعہ کے اس ناجائز استعمال کے بارے میں ہر طریق سے سخت احتجاج کیا جاتا۔ مسلمانوں کی بے حسی کا اس سے بڑھ کر خطرناک منظر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطرناک چور کو حوالہ پولیس کرنے کی بجائے صرف معمولی سرزنش پر اکتفا کیا گیا۔

مذکورہ بالا واقعہ ایک ریلوے اسٹیشن کا ہے جس نے ریلوے کے زنانہ ڈبوں میں مستورات کے سفر کو پُرخطر بنا دیا ہے۔ خصوصاً اس وقت تو یہ نہایت خوفناک صورت بن جاتی ہے۔ کہ جب زنانہ ڈبہ میں صرف چند مستورات سفر کر رہی ہوں۔ نیز اگر اس قسم کے دو چار واقعات اور رونما ہو گئے۔ تو برقعہ کی رہی سہی عزت بھی جاتی رہے گی۔ اور یہ ہر انسان کی نظر میں مشکوک اور خوفناک صورت میں دکھائی دیگا۔ برقعہ کے اس غلط طریق استعمال سے مسلمانوں کے لئے بہت سے خطرات پیدا ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اب اس خرابی کے سدباب کرنے کے لئے پوری طرح کمر ہمت باندھ لیں۔

مسلمانو! اب بھی وقت ہے۔ بیدار مغزی سے کام لیجئے۔ قومی پستی کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں۔ عورتوں اور گھریلو حالات سے بے خبر رہتے ہیں۔ ان کی حفاظت کے ذرائع اختیار کرنے تو کجا رہے۔ بلکہ جو وسائل مہیا تھے۔ ان سے بھی تغافل شعار ہو گئے۔

ایک وہ وقت تھا۔ کہ کسی شخص کو مسلمان پردہ پوش عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ آج یہ حالت ہے۔ کہ شریف برقعہ پوش عورت راہ گذر مردوں کی چھیڑ خانی سے محفوظ رہ کر بازار سے نہیں گذر سکتی۔ کیا اتنی گئی گذری حالت مسلمانوں کے لئے تازیانہ عبرت نہیں ہو سکتی؟

مسلمان دنیا میں سب سے زیادہ غیرت مند انسان تھا۔ نہ صرف اپنی بلکہ عزیز و اقارب اور ہمسایہ تک کی عزت و ناموس کا بہترین محافظ تھا۔ اور ایسی ہی صفات مسلمانوں کو اوج کمال پر پہنچانے میں ممد و معاون تھیں۔ افسوس کہ یہ تمام خوبیاں ہم میں سے ایک ایک کر کے رخصت ہوتی جا رہی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمانو! آؤ اب پھر اسی غیرت اسلامی کا علم بلند کریں۔ اور مسلمان قوم کو بدنام کرنے والی چیزوں سے اجتماعی قوت سے بچانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ متحدہ کوششیں ہی کامیابی سے ہمکنار کر سکتی ہیں۔ سب سے پہلے زنانِ بازاری کو برقعہ پہننے کی قانونی ممانعت کرانے میں تمام کوششیں صرف کر دیجئے۔ اور اس بارہ میں مقامی میونسپلٹی کو بھی مجبور کیجئے۔ نیز ایک اس قسم کے قانون کا اجرا کرایا جائے۔ کہ اگر کوئی مرد کسی جرم یا چوری یا کسی اور غرض سے برقعہ کا استعمال کرے۔ تو اسے اس خاص جرم کی سزا کے علاوہ جس کا کہ وہ مرتکب ہوا ہے۔ اس جرم کی بھی سنگین سزا مقرر ہو۔ کہ اس نے برقعہ کا ناجائز استعمال کیوں کیا۔ اور ایک شریف قوم کی بدنامی کا باعث کیوں بنا۔ اس غرض کے لئے تمام مسلم انجمنوں کی طرف سے احتجاجی جلسے اور قرار دادیں منظور ہونی چاہئیں۔ اور اخبارات میں بھی پورے شد و مد سے اس سوال کو اٹھایا جائے۔ خصوصاً پنجاب اسمبلی کے مسلمان ممبروں کو اس اہم معاملہ کی طرف توجہ دلائی جائے۔ (تنظیم اہلحدیث)

کتب فاروق بک ایجنسی

ممولہ ڈاک بذمہ خریدار

قرآن مجید بطرز لیسر نا القرآن مترجم مجلد ۸ر

حمائل شریف معرا نہایت خوشخط مجلد عہ

حمائل شریف مترجم نہایت خوشخط مجلد عار

حقیقۃ الوحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور و معروف کتاب مجلد ۸ر

ازالہ اوہام ہر دو حصہ غیر مجلد۔ عہ ر

قتل مرتد۔ از حضرت مولوی شیر علی صاحب بی اے عہ ر

آئینہ حق نما۔ بجواب الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ کا جواب عہ ر

تبلیغ رسالت مکمل دس جلد۔ مکمل مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جو نہایت مفید نایاب اور لاجواب ہے۔ قیمت صرف عشر

تحفہ مستریاں۔ مستری عبد الکریم مباہلہ والے کے فتنہ کا انکشاف۔ اور صحیح حالات ۰ ۵ر

ہدایات زریں۔ برائے مبلغین سلسلہ عالیہ فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ ۵ر

بطالوی کا انجام۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت۔ قیمت صرف ۴ر

چھوت کا بھوت۔ ہندوؤں کے مقابلہ میں لاجواب تصنیف۔ قیمت ۰۲ ر

خلافت محمودو مصلح موعود۔ امیر پیغام کا جواب ۸ر

مہر قیع ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری اہلحدیث کا مسیح موعودؑ کے مقابلہ سے فرار۔ قیمت ۴ر

تجلیات رحمانیہ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ تعلیمات مرزا وغیرہ کا جواب۔ ۶ر

فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی } مولوی ثناء اللہ کی حیات مسیح موعود علیہ السلام کی دلیل صداقت ہے۔ قیمت صرف ۴ر

صادق کلمات } مولوی ثناء اللہ کے رسالہ ہفوات کا دندان شکن جواب۔ ۴ر

التشریح الصحیح } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۲۹ الہامات پر اعتراضوں کا جواب۔ ۸ر

بحر حقیقت } غیر احمدی مونگیری دشمن حق کے رسالہ کا جواب۔ ۴ر

تنقید صحیح } فرقہ بابیہ کے رد میں ایک لاجواب تصنیف۔ قیمت صرف ۸ر

مشین گن } رد آریہ میں لاجواب تصنیف قیمت ۴ر

ویدک توحید کا آئینہ۔ قیمت ۲ر

ایک مسلمان کا پیغام سکھوں کے نام۔ ار

دھرمپال کا کچا چیٹھہ۔ رد آریہ۔ ار

ملنے کا پتہ:۔ فاروق بک ایجنسی قادیان